''بیسی''اور''کمیٹی''سسٹم کی شرعی حیثیت

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

ا:.....آج کل معاشرے میں رائج ''بیسی سسٹم'' یا ''کمیٹی سسٹم'' کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا ''بیسی اور کمیٹی'' سود کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں؟

۲:..... ہمارے ہاں ایک دوست ''بیسی'' کا انتظام کرتے ہیں، جس کے کل ارکان دس ہیں۔ ہمارے دوست ہر ماہ تمام ممبران سے رقم وصول کرکے بذریعہ قرعہ اندازی نکلنے والے ممبران کے حوالے کرتے ہیں، لیکن ہر مرتبہ وہ مجموعی رقم سے ۵۰۰ روپے اپنی جیب میں ڈالتے ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ میرا حق ہے، کیونکہ میں سب کو فون کرتا ہوں، ان سے پیسے وصول کرتا ہوں، اس پر خرچہ ہوتا ہے اور وقت لگتا ہے، اس لیے ۵۰۰ روپے خود لیتا ہوں۔ ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

العارض: محمد عبید

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

ا:.....صورتِ مسئولہ میں ''بی سی'' یا ''کمیٹی'' کا نظام شرعاً درست ہے، اس کی حیثیت قرض کی ہے، ہر شریک اتنی ہی رقم کا مستحق ہوتا ہے جتنی وہ مجموعی اعتبار سے جمع کرائے گا۔ ہاں! اگر اس میں شرائط لگائی جائیں کہ کسی کو کم، کسی کو زیادہ یا بولی لگا کر فروخت کی جائے تو یہ صورتیں درست نہیں، یہ سود کے زمرے میں داخل ہوں گی۔

۲:.....کمیٹی جمع کرنے والا ممبر خود بھی کمیٹی میں شریک ہے تو اس کے لیے ہر ماہ ۵۰۰ روپے رکھ لینا جائز نہیں، یہ قرض پر نفع ہے جو کہ حرام ہے۔ اگر کمیٹی کے ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ جمع کرنے والا شخص واقعتاً محنت ومشقت کرتا ہے تو الگ سے اس کے لیے اجرت مقرر کرسکتے ہیں، کمیٹی کی رقم سے نہیں۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''وفي الاشتباه كل قرض جر نفعًا حرام (قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطاً۔'' (فتاویٰ شامی، ج:۵، ص:۱۶۶، ط: سعید)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد شفیق عارف	عبدالحمید

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

www.banuri.edu.pk